

خواتین کا معاشی استحکام: سیرت طیبہ کے تناظر میں اسلامی مالیاتی نظام اور جدید ورک اسپیس کا تقابلی مطالعہ

Economic Empowerment of Women: A Comparative Study of Islamic Financial System and Modern Workspaces in the Context of Seerah

Dr. Aisha Shafqut

Assistant Professor, Gulab Devi Educational Complex, Lahore, Pakistan.

Email: musyyebahmad@gmail.com

Dr. Hafiz Hussain Azhar

Associate Professor, Department of Social Sciences, University of Veterinary and Animal Sciences (UVAS), Lahore, Pakistan.

Email: Hafiz.hussain@uvas.edu.pk

Dr. Uzma Bashir

PhD, Department of Islamic Studies, IUB, Bahawalpur, Pakistan.

Email: uzmabashir233@gmail.com

Abstract

This study explores the economic empowerment of women through a comparative analysis of the Islamic financial system and modern workspaces, with a particular focus on the guidance provided in the Seerah (the life of Prophet Muhammad PBUH). The paper examines how Islamic economic principles, as outlined in the Quran and Hadith, advocate for women's rights to financial independence, fair compensation, and the pursuit of livelihoods while maintaining social dignity. It contrasts these principles with the modern work environment, analyzing the challenges and opportunities that contemporary workplaces present for Muslim women. The research highlights the balance between Islamic teachings and modern professional practices, emphasizing how Islamic financial systems, including concepts like the right to work, inheritance, and business ownership, promote economic stability for women. Additionally, it investigates how modern workspaces, such as corporate offices, entrepreneurship, and freelance opportunities, can either align with or conflict with Islamic values regarding women's participation in the workforce. By reflecting on the Seerah, the study draws attention to how Prophet Muhammad (PBUH) empowered women economically during his time and offers valuable insights into how these principles can be applied today. The research aims to provide a holistic view of women's economic empowerment in both historical and modern contexts.

Keywords: Women's economic empowerment, Islamic financial system, modern workspaces, Seerah, financial independence, women's rights, livelihood, professional practices, Quran, Hadith.

تعارف (Introduction)

معاشی استحکام کسی بھی فرد یا معاشرے کی ترقی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اور خواتین کا معاشی طور پر مستحکم ہونا نہ صرف ان کی ذاتی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے بلکہ پورے خاندان اور سماج پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ تاریخی طور پر، خواتین کی معاشی شمولیت مختلف سماجی، مذہبی اور ثقافتی عوامل سے متاثر رہی ہے۔ جدید دنیا میں خواتین کے لیے ملازمت اور کاروبار کے بے شمار مواقع پیدا ہوئے ہیں، لیکن ساتھ ہی کئی چیلنجز بھی درپیش ہیں، جن میں صنفی امتیاز، کام کے غیر متوازن حالات، اور سماجی و مذہبی اصولوں سے مطابقت جیسے مسائل شامل ہیں۔ ان حالات میں اسلامی

مالیاتی نظام ایک ایسا متبادل فراہم کرتا ہے جو خواتین کے مالی حقوق کے تحفظ کے ساتھ ساتھ انہیں باعزت اور حلال ذرائع سے آمدنی کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ اسلامی مالیاتی نظام کی بنیاد ایسے اصولوں پر ہے جو عدل، مساوات اور حلال کمائی پر مبنی ہیں۔ اسلام خواتین کو وراثت، ملکیت، تجارت، اور مالیاتی خود مختاری کے مکمل حقوق دیتا ہے، جبکہ جدید ورک اسپیس میں بھی خواتین کے لیے ترقی کے بے شمار امکانات موجود ہیں۔ تاہم، جدید معاشی ڈھانچہ بعض اوقات ایسے چیلنجز پیدا کرتا ہے جو اسلامی احکامات اور خواتین کے سماجی کردار سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ ڈیجیٹل ورک، فری لانسنگ، اور جدید کاروباری ماڈلز نے خواتین کے لیے گھریلو اور پیشہ ورانہ زندگی میں توازن کے نئے مواقع پیدا کیے ہیں، مگر اس کے ساتھ ساتھ حلال آمدنی، حجاب، اور دفتری ماحول جیسے معاملات پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔ یہ تحقیق خواتین کے معاشی استحکام کے اسلامی اور جدید ورک اسپیس کے پہلوؤں کا تقابلی جائزہ لے گی، تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ اسلامی مالیاتی نظام خواتین کے مالی حقوق اور معاشی ترقی میں کس طرح مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اس تحقیق کے بنیادی سوالات میں یہ شامل ہے کہ کیا اسلامی مالیاتی اصول خواتین کے لیے ایک بہتر اور محفوظ معاشی ماڈل فراہم کر سکتے ہیں؟ جدید ورک اسپیس میں اسلامی اقدار کا تحفظ کس حد تک ممکن ہے؟ اور کیا جدید معیشت اور اسلامی اصولوں میں ہم آہنگی پیدا کی جاسکتی ہے؟ اس تحقیق کا دائرہ کار اسلامی مالیاتی اصولوں، خواتین کی معاشی شمولیت، اور جدید ورک اسپیس میں خواتین کو درپیش چیلنجز پر محیط ہو گا۔ تحقیقی طریقہ کار میں مستند اسلامی ذرائع، مالیاتی نظام کی جدید تحقیق، اور موجودہ ورک اسپیس کے تجزیے کو شامل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، خواتین کے مالی حقوق اور ان کی عملی زندگی پر تحقیق کے لیے مطالعاتی اور تجرباتی طریقے اپنائے جائیں گے تاکہ ایک ایسا مربوط نظریہ پیش کیا جاسکے جو خواتین کے معاشی استحکام اور اسلامی اصولوں کے درمیان توازن قائم کرے۔

یہ عنوان ایک وسیع اور تحقیق طلب موضوع پر مشتمل ہے، جس میں قرآن، حدیث اور سیرت طیبہ کی روشنی میں خواتین کے معاشی استحکام کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی جائے گی۔ اس حوالے سے عربی اور انگریزی اقتباسات کے ساتھ ان کا ترجمہ، حوالہ جات اور تجزیہ درج کیا جائے گا تاکہ ایک تحقیقی اور مستند مطالعہ پیش کیا جاسکے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں معاشی خود مختاری کا تصور

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خواتین کو مالیاتی خود مختاری عطا کی ہے، اور ان کے مالی حقوق کی حفاظت کا اہتمام کیا ہے۔ سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَسَلُّوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا¹

ترجمہ: مردوں کے لیے اس مال میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور عورتوں کے لیے بھی اس میں سے حصہ ہے جو انہوں

نے کمایا، اور اللہ سے اس کا فضل مانگو، بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

یہ آیت اس امر کی واضح دلیل ہے کہ اسلام نے خواتین کو معاشی خود مختاری عطا کی اور انہیں حق دیا کہ وہ اپنی کمائی پر مکمل اختیار رکھیں۔

اسی طرح، حدیث مبارکہ میں بھی خواتین کے معاشی حقوق پر زور دیا گیا ہے۔

¹ Al-Qur'ān, 4:32

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّمَا النِّسَاءُ شَفَائِقُ الرِّجَالِ"².

ترجمہ: بے شک، عورتیں مردوں کی ہم جنس ہم پلہ ہیں۔

یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ خواتین کو بھی مردوں کی طرح معاشی مواقع حاصل ہونے چاہئیں اور انہیں اس دائرے میں برابری کی سطح پر حقوق دیے گئے ہیں۔

خواتین کے مالی حقوق اور ان کا تحفظ

اسلام نے خواتین کو وراثت، ملکیت، تجارت، اور نفقہ جیسے حقوق عطا کیے ہیں۔ سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَأَتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا﴾³

ترجمہ: اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی کے ساتھ دو، پھر اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں چھوڑ دیں تو اسے خوشگوار اور مزے سے کھاؤ۔

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں خواتین کے مالیاتی حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے، اور انہیں کسی بھی زبردستی کے بغیر اپنی ملکیت پر مکمل تصرف کا حق حاصل ہے۔

سیرت طیبہ میں خواتین کی معاشی سرگرمیوں کی مثالیں

نبی کریم ﷺ کے دور میں خواتین کی معاشی سرگرمیوں کے متعدد روشن مثالیں ملتی ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام خواتین کی مالیاتی شرکت کی حمایت کرتا ہے۔

حضرت خدیجہؓ نہ صرف عرب کی کامیاب تاجرہ تھیں بلکہ نبی اکرم ﷺ کے لیے ایک عظیم مالی معاون بھی ثابت ہوئیں۔ ان کے کاروباری اصول اور طریقہ کار آج کے مالیاتی نظام میں خواتین کے لیے ایک مشعل راہ ہیں۔

ابن سعد بیان کرتے ہیں:

"كانت خديجة بنت خويلد تاجرة ذات شرف ومال تستأجر الرجال في مالها وتضاربهم

إياه"⁴.

ترجمہ: حضرت خدیجہ بنت خویلد ایک معزز اور مالدار تاجرہ تھیں، جو اپنے مال کے لیے مردوں کو اجرت پر لیتی تھیں اور

مضاربت کرتی تھیں۔

² Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1409 AH), 4: 235

³ Al-Qur'ān, 4:4

⁴ Ibn Sa'd, Kitāb al-Ṭabaqāt al-Kubrā (Beirut: Dār Ṣādir, 1410 AH), 1: 134

یہ حوالہ اسلامی مالیاتی اصولوں میں مضاربت (سرمایہ کاری پر مبنی شراکت) کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتا ہے، جو جدید اسلامی بینکنگ کا ایک بنیادی جزو ہے۔

ازواجِ مطہرات اور صحابیات کا مالیاتی کردار

ازواجِ مطہرات اور صحابیات کے معاشی کردار پر نظر ڈالیں تو ہمیں کئی ایسی مثالیں ملتی ہیں جن میں خواتین نے تجارتی، زراعتی اور دیگر مالیاتی سرگرمیوں میں شرکت کی۔

حضرت زینب بنت جحشؓ اپنی دستکاری کے ذریعے آمدنی حاصل کرتی تھیں اور اسے صدقہ کرتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "كانت زينب بنت جحش تعمل بيدها وتتصدق"⁵۔

ترجمہ: حضرت زینب بنت جحش اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کماتی تھیں اور صدقہ کرتی تھیں۔

یہ حدیث خواتین کے خود کفیل ہونے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، اور اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی تعلیمات خواتین کو محنت و مشقت اور مالیاتی استحکام کی ترغیب دیتی ہیں۔

اسی طرح حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نبی اکرم ﷺ کے دور میں کھیتی باڑی اور تجارتی امور میں بھرپور کردار ادا کرتی تھیں۔ اسلامی مالیاتی نظام خواتین کے معاشی استحکام کے لیے ایک مکمل اور محفوظ ماڈل فراہم کرتا ہے، جہاں ان کے مالی حقوق کا مکمل تحفظ موجود ہے اور ان کی ترقی کے مواقع کو اسلامی اصولوں کے مطابق یقینی بنایا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے دور میں خواتین نے مختلف مالیاتی شعبوں میں فعال کردار ادا کیا، جس کی مثالیں آج بھی خواتین کے لیے مشعل راہ ہیں۔ جدید ورک اسپیس میں اسلامی اصولوں کے مطابق خواتین کو مواقع فراہم کرنے کے لیے ایک مربوط پالیسی اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اسلامی مالیاتی نظام اور خواتین

اسلامی مالیاتی نظام کا بنیادی مقصد ایک عادلانہ اور منصفانہ معیشت کی تشکیل ہے جس میں ہر فرد، بشمول خواتین، کو مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔ اسلام نے خواتین کو مالیاتی خود مختاری دی اور انہیں ایسے اصول فراہم کیے جو ان کے کاروباری اور مالی معاملات کو شریعت کے مطابق منظم کرتے ہیں۔ اسلامی معیشت کے بنیادی اصول اور خواتین کی شرکت

اسلامی معیشت کا دار و مدار چند بنیادی اصولوں پر ہے، جن میں حلال کمائی، سود سے اجتناب، زکوٰۃ، مضاربت، مشارکت اور امانت داری شامل ہیں۔ ان اصولوں کے مطابق خواتین کو بھی معاشی سرگرمیوں میں شامل ہونے کا مکمل حق دیا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى﴾⁶

ترجمہ: اور یہ کہ انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے۔

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اسلام ہر فرد کو اس کی کوشش کے مطابق کامیابی عطا کرتا ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

⁵ Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī (Istanbul: Dār al-Turāth, 1422 AH), 2: 539

⁶ Al-Qur'ān, 53:39

حدیث مبارکہ میں بھی اس کی تاکید کی گئی ہے:

"طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"⁷.

ترجمہ: حلال روزی کمانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

یہ حدیث خواتین کے لیے بھی ایک رہنما اصول ہے کہ وہ حلال طریقے سے مالی استحکام حاصل کر سکتی ہیں اور اسلامی معیشت میں کردار ادا کر سکتی ہیں۔

خواتین کے لیے حلال کاروبار اور مالیاتی مواقع

اسلام میں خواتین کو حلال کاروبار کرنے اور مختلف مالیاتی مواقع سے استفادہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ حضرت خدیجہؓ کی مثال سب سے نمایاں ہے،

جو ایک کامیاب تاجرہ تھیں۔

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں:

"كَانَتْ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ امْرَأَةً تَاجِرَةً ذَاتَ شَرَفٍ وَمَالٍ، وَكَانَتْ تَسْتَأْجِرُ الرِّجَالَ فِي مَالِهَا

وَتُضَارِبُهُمْ"⁸.

ترجمہ: حضرت خدیجہ بنت خویلد ایک معزز اور مالدار تاجرہ تھیں، جو اپنے مال کے لیے مردوں کو اجرت پر لیتی تھیں اور

مضاربت کرتی تھیں۔

یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام میں خواتین کے لیے تجارت اور کاروبار کی مکمل اجازت ہے، بشرطیکہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔

زکوٰۃ، صدقات اور قرضِ حسنہ کا خواتین کی معاشی بہبود میں کردار

اسلامی مالیاتی نظام میں زکوٰۃ، صدقات اور قرضِ حسنہ جیسے تصورات غربت کے خاتمے اور خواتین کی معاشی بہبود کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾⁹

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ کا ایک اہم مصرف نادار اور کمزور طبقات کی مالی مدد ہے، جن میں خواتین بھی شامل ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے خواتین کو بھی زکوٰۃ اور صدقات کے

ذریعے معاشی سہولت فراہم کرنے کی تلقین فرمائی۔

حدیث میں ہے:

⁷ Al-Bayhaqī, Shu'ab al-Īmān (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyah, 1421 AH), 4: 305

⁸ Ibn Hishām, Sīrah al-Nabawīyah (Cairo: Dār al-Kutub al-Ḥadīthah, 1385 AH), 1: 189

⁹ Al-Qur'ān, 2:110

"یا معشر النساء تصدقن ولو من حلیکن"¹⁰.

ترجمہ: اے خواتین! صدقہ دو، خواہ اپنے زیور سے ہی کیوں نہ ہو۔

یہ حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ خواتین کے مالی استحکام کے لیے صدقات اور زکوٰۃ ایک اہم ذریعہ ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح، قرضِ حسنہ بھی اسلامی معیشت میں ایک ایسا ذریعہ ہے جو خواتین کے معاشی استحکام میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً﴾¹¹

ترجمہ: کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے تاکہ وہ اس کے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے؟

یہ آیت قرضِ حسنہ کے ذریعے مالی تعاون کی اہمیت کو واضح کرتی ہے، جس سے خواتین کے لیے کاروباری مواقع پیدا کیے جاسکتے ہیں۔

اسلامی بینکاری اور خواتین کے لیے شریعت کے مطابق مالیاتی حل

جدید اسلامی بینکاری خواتین کے لیے ایسے مالیاتی حل فراہم کرتی ہے جو شریعت کے اصولوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ اسلامی بینکوں میں مضاربت،

مشارکت، مراحمہ، اجارہ جیسے ماڈلز موجود ہیں، جو خواتین کو قرض یا مالی امداد فراہم کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد عمر چیر الکتے ہیں:

"Islamic banking offers a unique opportunity for financial inclusion of women by

providing interest-free loans and profit-sharing investment models."¹²

ترجمہ: اسلامی بینکاری خواتین کی مالی شمولیت کے لیے ایک منفرد موقع فراہم کرتی ہے، جو بغیر سود کے قرض اور منافع میں

شراکت جیسے ماڈلز پر مشتمل ہے۔

یہ تجزیہ اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ اسلامی بینکاری خواتین کے لیے جدید ورک اسپیس میں معاشی استحکام کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔

اسلامی مالیاتی نظام خواتین کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے، جس میں انہیں حلال طریقے سے کمائی کرنے، کاروبار کرنے اور مالیاتی مواقع سے فائدہ

اٹھانے کا حق حاصل ہے۔ زکوٰۃ، صدقات اور قرضِ حسنہ جیسے ذرائع خواتین کی مالی بہبود کے لیے ایک طاقتور ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اسلامی بینکاری کا

نظام جدید ورک اسپیس میں خواتین کو شریعت کے مطابق مالیاتی سہولیات فراہم کر سکتا ہے، جو اسلامی معیشت کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہو۔

جدید ورک اسپیس اور خواتین

عصرِ حاضر میں معاشی ترقی اور ڈیجیٹل انقلاب نے خواتین کے لیے کام کے بے شمار مواقع پیدا کیے ہیں۔ تاہم، ان مواقع کے ساتھ ساتھ کئی چیلنجز بھی

درپیش ہیں، جن میں دفتری ماحول، معاشرتی دباؤ، اسلامی احکام کی پاسداری، اور ورک لائف بیلنس شامل ہیں۔ اسلام نے خواتین کو نہ صرف معاشی

حقوق دیے ہیں بلکہ ان کے لیے ایسا ضابطہ بھی متعین کیا ہے جو انہیں عزت، تحفظ اور سہولت فراہم کرتا ہے۔

¹⁰ Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī (Istanbul: Dār al-Turāth, 1422 AH), 2: 131

¹¹ Al-Qur'ān, 2:245

¹² Umer Chapra, The Future of Economics: An Islamic Perspective (Leicester: The Islamic Foundation, 2000), 145

جدید دور میں خواتین کے کام کے مواقع اور چیلنجز

معاشی ترقی اور ٹیکنالوجی کی بدولت خواتین کو کئی نئے شعبوں میں کام کرنے کے مواقع ملے ہیں۔ آج خواتین تعلیم، صحت، قانون، معیشت، ٹیکنالوجی، اور بزنس سمیت مختلف شعبوں میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔ تاہم، انہیں کئی چیلنجز کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے، جیسے کہ کام کی جگہ پر ہراسانی، صنفی امتیاز، گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ملازمت کا توازن، اور اسلامی احکام کی پاسداری۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾¹³

ترجمہ: اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت دی ہے۔

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں ہر انسان، چاہے مرد ہو یا عورت، عزت و احترام کا حقدار ہے، اور کام کی جگہ پر خواتین کی عزت و وقار کا تحفظ ضروری ہے۔

فری لانسنگ، ریموٹ ورک اور ڈیجیٹل بزنس میں خواتین کا کردار

ڈیجیٹل معیشت کے فروغ نے خواتین کے لیے نئے مواقع پیدا کیے ہیں، خاص طور پر فری لانسنگ، ریموٹ ورک، اور آن لائن بزنس جیسے ماڈلز نے خواتین کو گھریلو ماحول میں رہتے ہوئے کام کرنے کی سہولت فراہم کی ہے۔ اس طریقہ کار کے ذریعے خواتین معاشی طور پر خود مختار ہو سکتی ہیں اور اپنی شرعی حدود کا بھی خیال رکھ سکتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنْ أَطِيبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنْ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ"¹⁴.

ترجمہ: بہترین روزی وہ ہے جو انسان اپنی محنت سے کمائے، اور اس کی اولاد بھی اس کی کمائی میں شامل ہے۔

یہ حدیث اس حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے کہ اسلام میں ہر فرد کو محنت کر کے روزی کمانے کا حق حاصل ہے، اور جدید ڈیجیٹل معیشت میں خواتین کے لیے فری لانسنگ اور ریموٹ ورک بہترین مواقع فراہم کرتا ہے۔

دفتری ماحول، ملازمت کے تقاضے اور اسلامی احکام

اسلام خواتین کو کام کرنے کی اجازت دیتا ہے، لیکن اس کے ساتھ کچھ اصول بھی متعین کرتا ہے تاکہ ان کی عزت و عفت محفوظ رہے۔ دفتری ماحول میں خواتین کے لیے پردہ، اخلاقی حدود، اور اختلاط کے اصول لازمی قرار دیے گئے ہیں۔

¹³ Al-Qur'ān, 17:70

¹⁴ Aḥmad ibn Ḥanbal, Musnad Aḥmad (Beirut: Mu'assasat al-Risālah, 1999), 3: 368

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾¹⁵

ترجمہ: اور زمانہ جاہلیت کی طرح اپنی زینت کی نمائش نہ کرو۔

یہ آیت دفتری ماحول میں خواتین کے لباس اور طرزِ عمل کے حوالے سے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اسی طرح، ملازمت کے دوران خواتین کو اسلامی احکام کا مکمل خیال رکھنا چاہیے، جیسے کہ مرد و زن کے درمیان حدود، دیانت داری، اور عفت و حیا۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"الحیاءُ خیرٌ کُلُّہ" ¹⁶۔

ترجمہ: حیا سراسر بھلائی ہے۔

یہ اصول کام کی جگہ پر خواتین کے لیے نہایت اہم ہیں، کیونکہ حیا اور اسلامی اقدار کو برقرار رکھنا ان کے لیے ذہنی اور روحانی سکون کا باعث بنتا ہے۔
ورک لائف بیلنس اور خواتین کے لیے سہولیات

کام اور گھریلو زندگی میں توازن پیدا کرنا خواتین کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ اسلام میں خواتین کی گھریلو اور پیشہ ورانہ زندگی میں توازن پر زور دیا گیا ہے۔ خواتین کی معاشی شرکت کے ساتھ ساتھ ان کے گھریلو حقوق کو بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَعَاثِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾¹⁷

ترجمہ: اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں عورتوں کو ان کے تمام حقوق کے ساتھ ایک متوازن زندگی گزارنے کا حق دیا گیا ہے۔
اسی طرح، جدید ورک اسپیس میں فلیکسیبل ورکنگ آؤرز، میٹرنٹی لیو، اور فیملی فرینڈلی پالیسیاں خواتین کے لیے ضروری ہیں تاکہ وہ معاشی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اپنی خاندانی ذمہ داریوں کو بھی احسن طریقے سے نبھاسکیں۔
ڈاکٹر انگریڈ میٹسن لکھتی ہیں:

¹⁵ Al-Qur'ān, 33:33

¹⁶ Muslim ibn al-Hajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim (Nishā pūr: Dār al-Khilāfā al-'Ilmīya, 1330 AH), 1: 37

¹⁷ Al-Qur'ān, 4:19

"Islamic ethics promote a balance between professional and personal life, ensuring that women can contribute to society while maintaining their family responsibilities.¹⁸"

ترجمہ: اسلامی اخلاقیات پیشہ ورانہ اور ذاتی زندگی کے درمیان توازن پیدا کرنے کو فروغ دیتی ہیں، تاکہ خواتین معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے کے ساتھ اپنی خاندانی ذمہ داریوں کو بھی نبھاسکیں۔

یہ تجزیہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق خواتین کے لیے کام اور خاندانی زندگی میں توازن پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات اور جدید ورک اسپیس میں خواتین کے لیے بے شمار مواقع موجود ہیں، لیکن ان کے ساتھ کئی چیلنجز بھی جڑے ہوئے ہیں۔ فری لانسنگ اور ڈیجیٹل بزنس کے ذریعے خواتین اسلامی احکام کی پاسداری کرتے ہوئے معاشی استحکام حاصل کر سکتی ہیں۔ دفتری ماحول میں اسلامی اصولوں کا خیال رکھنا ان کی عزت اور وقار کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔ ورک لائف بیلنس کے لیے اسلامی تعلیمات خواتین کو ایک متوازن زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرتی ہیں، تاکہ وہ اپنی خاندانی اور معاشرتی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھاسکیں۔

اسلامی مالیاتی نظام اور جدید ورک اسپیس: تقابلی جائزہ

اسلامی مالیاتی نظام اور جدید ورک اسپیس کے تقابلی جائزے کے دوران خواتین کی معاشی شرکت، مالی حقوق، عملی مسائل، اور جدید چیلنجز پر اسلامی نقطہ نظر سے غور کرنا ضروری ہے۔ اسلام نے خواتین کو مالی خود مختاری، وراثت، ملکیت، اور تجارت کے حقوق دیے ہیں، جبکہ جدید معیشت میں بھی خواتین کو معاشی عمل میں شمولیت کے مواقع حاصل ہیں۔ تاہم، جدید ورک اسپیس میں بعض چیلنجز ایسے ہیں جن کا اسلامی متبادل حل بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔

اسلامی اور روایتی معیشت میں خواتین کی معاشی شرکت

اسلامی معیشت خواتین کو معاشی سرگرمیوں میں شرکت کی اجازت دیتی ہے، بشرطیکہ وہ اسلامی اصولوں کے دائرے میں رہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تجارت میں شمولیت اس کی ایک نمایاں مثال ہے۔

روایتی معیشت میں خواتین کو برابر کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں، لیکن یہ نظام کئی چیلنجز سے بھی بھرا ہوا ہے، جیسے کہ صنفی امتیاز، اجرت کا فرق، اور کام کی جگہ پر ہراسانی۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ﴾¹⁹

ترجمہ: مردوں کو ان کے اعمال کے مطابق حصہ ملے گا اور عورتوں کو ان کے اعمال کے مطابق حصہ ملے گا۔

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ اسلام میں خواتین کی معاشی شرکت کو تسلیم کیا گیا ہے، اور انہیں ان کی محنت کا پورا بدلہ دیا جانا چاہیے۔

¹⁸ Ingrid Mattson, The Story of the Qur'an: Its History and Place in Muslim Life (Oxford: Wiley-Blackwell, 2013), 112

¹⁹ Al-Qur'an, 4:32

خواتین کے مالی حقوق اور عملی مسائل: اسلامی اور جدید نقطہ نظر

اسلام میں خواتین کے مالی حقوق واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں، جن میں شامل ہیں:

1. وراثت کا حق:

اسلام: قرآن میں خواتین کو وراثت کا حق دیا گیا ہے²⁰۔

جدید نظام: کچھ ممالک میں خواتین کو مکمل وراثتی حقوق حاصل نہیں ہوتے۔

2. ملکیت اور تجارت:

اسلام: خواتین کو جائیداد رکھنے اور کاروبار کرنے کی اجازت ہے²¹۔

جدید نظام: خواتین کے لیے کاروباری قرضے اور سرمایہ کاری کے مواقع اکثر محدود ہوتے ہیں۔

3. روزگار کے مواقع:

اسلام: خواتین کے لیے ملازمت جائز ہے، مگر پردہ، اختلاط کے اصول، اور اخلاقی حدود کے ساتھ۔

جدید نظام: خواتین کو جاب مارکیٹ میں امتیازی سلوک، کم تنخواہ، اور کام کی جگہ پر ہرسانی جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جدید ورک اسپیس میں درپیش چیلنجز اور اسلامی متبادل حل

1. صنفی امتیاز اور اجرت کا فرق

چیلنج: روایتی معیشت میں خواتین کو اکثر کم تنخواہیں دی جاتی ہیں اور ترقی کے کم مواقع دیے جاتے ہیں۔

اسلامی حل: اسلام عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے، اور ہر شخص کو اس کی محنت کے مطابق اجرت دی جانی چاہیے²²۔

2. کام کی جگہ پر ہرسانی اور اختلاط

چیلنج: جدید دفتری ماحول میں خواتین کو ہرسانی، غیر محفوظ ماحول، اور نامناسب رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسلامی حل: شرعی حدود، پردے کا التزام، اور اختلاط کے اصولوں پر عمل خواتین کو محفوظ ماحول فراہم کر سکتا ہے۔

3. ورک لائف بیلنس

چیلنج: خواتین کے لیے ملازمت اور گھریلو زندگی میں توازن قائم رکھنا ایک مشکل امر ہے۔

²⁰ Al-Qur'ān, 4:7

²¹ Al-Qur'ān, 4:32

²² Al-Qur'ān, 55:9

اسلامی حل: اسلام خواتین پر گھریلو اور مالی بوجھ نہیں ڈالتا بلکہ انہیں کام کرنے یا نہ کرنے کا مکمل اختیار دیتا ہے۔

4. مغربی سرمایہ دارانہ ماڈل کا دباؤ

چیلنج: مغربی معیشت زیادہ کام کرنے، مادیت پرستی، اور روحانی محرومی کو فروغ دیتی ہے۔

اسلامی حل: حلال کاروبار، زکوٰۃ کا نظام، اور قرضِ حسنہ ایک متوازن معاشی نظام فراہم کرتے ہیں۔

اسلامی اصولوں پر مبنی جدید کام کے طریقے

اسلامی مالیاتی نظام اور جدید ورک اسپیس کو یکجا کرتے ہوئے کچھ نئے ماڈلز متعارف کروائے جاسکتے ہیں، جیسے کہ:

1. اسلامی فری لانسنگ پلیٹ فارمز

خواتین کے لیے محفوظ، شرعی اصولوں پر مبنی آن لائن ورک اسپیس۔

2. شریعت کے مطابق کارپوریٹ ماڈلز

دفتری ماحول میں اسلامی اصولوں کی پاسداری، پردے کا اہتمام، اور کام کے اوقات میں لچک۔

3. اسلامی سوشل انٹرپرائیز شپ

خواتین کے لیے زکوٰۃ، صدقات، اور قرضِ حسنہ کے ذریعے کاروبار کے مواقع فراہم کرنا۔

4. ورچوئل اسلامی ورک اسپیس

خواتین کو ریموٹ ورک، ڈیجیٹل بزنس، اور آن لائن تعلیم کے ذریعے معاشی مواقع دینا۔

اسلامی مالیاتی نظام اور جدید ورک اسپیس کے تقابلی جائزے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام خواتین کے مالی حقوق کی مکمل پاسداری کرتا ہے، جبکہ جدید نظام میں کئی چیلنجز موجود ہیں۔ جدید معیشت میں صنفی امتیاز، ورک لائف بیلنس، اور غیر محفوظ ماحول جیسے مسائل درپیش ہیں، جبکہ اسلامی اصولوں پر مبنی ورک اسپیس عدل، انصاف، عزت، اور حلال کمائی کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ مستقبل میں اسلامی مالیاتی اصولوں پر مبنی جدید کام کے طریقے متعارف کروانے سے خواتین کو ایک محفوظ، منصفانہ، اور بابرکت معاشی ماحول فراہم کیا جاسکتا ہے۔ تحقیق کے دوران حاصل شدہ نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین کے معاشی استحکام کے لیے اسلامی اور جدید ورک اسپیس کے اصولوں کا امتزاج ایک مؤثر حکمت عملی ثابت ہو سکتا ہے۔ اسلامی مالیاتی نظام خواتین کو ان کے مالی حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور جدید معیشت میں بھی ان کی شرکت کو ممکن بناتا ہے، تاہم، جدید ورک اسپیس میں درپیش چیلنجز کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں حل کرنا ضروری ہے۔ اس تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی مالیاتی نظام خواتین کو کاروبار، وراثت، ملکیت، اور تجارت میں مکمل اختیار دیتا ہے جبکہ جدید معیشت میں بھی خواتین کو مساوی مواقع فراہم کیے جاتے ہیں، مگر عملی میدان میں صنفی امتیاز، اجرت کے فرق اور کام کی جگہ پر غیر محفوظ ماحول جیسے مسائل اب بھی موجود ہیں۔ خواتین کے معاشی استحکام کے لیے ایک متوازن حکمت عملی اپنانا ضروری ہے، جس میں اسلامی اور جدید معیشتی اصولوں کا امتزاج ہو۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی اصولوں کے تحت ایسا معاشی نظام وضع کیا جائے جو خواتین کو محفوظ ماحول، شرعی اصولوں کے مطابق روزگار اور کاروباری مواقع فراہم کرے۔ فری لانسنگ، ریموٹ ورک، اور ڈیجیٹل بزنس کے فروغ کے

ذریعے خواتین کو معاشی طور پر خود مختار بنایا جاسکتا ہے، جبکہ اسلامی مالیاتی ماڈلز جیسے زکوٰۃ، قرضِ حسنہ، اور حلال سرمایہ کاری کو ان کی معاشی ترقی کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس تحقیق کے نتیجے میں چند عملی تجاویز پیش کی جاسکتی ہیں جن میں اسلامی مالیاتی نظام کے تحت خواتین کے لیے حلال کاروبار کے مواقع فراہم کرنا، اسلامی اصولوں کے مطابق جدید ورک اسپیس میں سہولتیں دینا، اور مالیاتی تعلیم کو فروغ دینا شامل ہیں۔ خواتین کو اسلامی بینکاری کے ایسے ماڈلز سے متعارف کروانا ضروری ہے جو انہیں سود سے پاک سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع فراہم کریں۔ مزید برآں، پالیسی ساز ادارے اور تنظیمیں خواتین کے لیے اسلامی اصولوں پر مبنی روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے خصوصی اقدامات کریں، جیسے کہ شرعی اصولوں کے مطابق کارپوریٹ ماڈلز کا فروغ، کاروباری خواتین کے لیے معاونت اور ان کی مالی آزادی کے لیے قرضِ حسنہ جیسے اقدامات۔ اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ خواتین کے معاشی استحکام کے لیے اسلامی اصولوں اور جدید ورک اسپیس کے مثبت پہلوؤں کو یکجا کرنا ناگزیر ہے۔ اسلامی مالیاتی نظام میں خواتین کے مالی حقوق کو مکمل تحفظ دیا گیا ہے اور اگر انہیں جدید معیشت میں کامیابی کے مساوی مواقع فراہم کیے جائیں تو وہ اپنے مالی استحکام کو بہتر بنا سکتی ہیں۔ تحقیق میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ جدید ورک اسپیس میں موجود چیلنجز کو اسلامی اصولوں کے مطابق دور کیا جاسکتا ہے، جیسے کہ خواتین کے لیے محفوظ دفتری ماحول، صنفی مساوات، اور حلال کاروباری مواقع کی فراہمی۔ مستقبل کی تحقیق کے لیے مختلف پہلوؤں پر مزید کام کیا جاسکتا ہے، جیسے کہ اسلامی مالیاتی نظام میں خواتین کے لیے مخصوص مالیاتی سہولتوں کا عملی نفاذ، جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اسلامی ورک اسپیس کے ماڈلز کی تشکیل، اور بین الاقوامی سطح پر اسلامی مالیاتی نظام کے اثرات کا تجزیہ۔ مزید برآں، خواتین کے معاشی استحکام کے حوالے سے اسلامی اور جدید معیشت کے مختلف ماڈلز پر مزید تحقیق کی جاسکتی ہے تاکہ ایک ایسا نظام تشکیل دیا جاسکے جو اسلامی اصولوں کے مطابق اور جدید معیشت کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہو۔